

ور آور وہ اندھلٹ کروہ اندھا با صاحبہ معاصرین مجھم پر زبان دارند مخفی میباو کہ مہت
التفاق داریم کہ جھر کوزہ آب باشد۔ لغت عربت بقول شجاع بالکسر و تشدید بفتح
(اردو) صراحی بقول اصنفیہ عربی ایسہ معنی قصد و آہنگ (اردو) بلند حوصل
سوئش۔ شراب میپانی رکھنے کا بھی گروں کا بقول اصنفیہ فارسی و عربی بعاليٰ مہت
چخوٹا پرتن جھری کوزہ۔

بالاو شیب اصطلاح۔ (۱) معنی بند کے بالا سے کا بقول بہان بگوئی یا یعنی (۲)
و پیشی است و (۳) کنایہ از اسلام و عربی اسب جنگی را کویند کہ اسپا کو قتل باشد و
هر اون بالاو پست (شیخ شیرازی) بقدر تقلیل جامع مراد ف بالا و صاحبہ موت کر
شکردار بالاو شیب کے خداوند بیان روز این گوید کہ افعح بالا سے کوارسی است و کولا
حیب کے مخفی میباو کہ لفظ بالا دریخنا مخفی زمانگو یا فرمادی کہ (۴) معنی افزائے و (۵)
اوست (اردو) دیکھو بالاو پست کی پہلو اور دوسری صافی کن و صافی شود (۶) افزائیدہ و
بالا ہمہت اصطلاح بقول اندھ کوالہ جھر الہ قنیہ و شرف نامہ نویس کہ ایسی (۷) صافی
فرہنگ فرنگ بکسر کے ہتر و یہم شتر و فتو کشیدہ و صافی شوندہ صاحبہ مہت بر معنی
معنی عالی مہت و فراخ حوصلہ و کریم طبع۔ اول قانع (فردوسی بستان) فرو و آمد از
مولف عرض کند کہ دیگر کسی از حفظیں فارسی کو بالا سخراست کو مہماں جواہرہ خسرو و آرد
زبان و کریں تکرو و لیکن خلاف قیاس مہت خواست کہ مولف عرض کند کہ معنی اول
اسحتم فاعل ترکیبی است مہتی ہرچیز بلندہ از نہ فرد علیہ لفظ بالا سخراست کہ بجا لش کذشت

فارسیان یا ہی زائد و آخرش زیادہ کر دے اور بالا سے با دعویٰ کرو اور مقولہ صاحب
و گیرم صحیح و علمائی معنی دوں و سو صم (اگر نہ استعفای خوبیہ و امثال فارسی ذکر کر دے اور از معنی
بدرست آید) تو انہم عرض کرو کہ بالائیں (بالا) دھمل استعمال ساکت مولف عرض کند
بہر و سختانی مصدری قرار دیں یعنی اقرار کہ فارسیان پر بیان سرع الحیری و جلدی باز
وصاف کروں زیرا کہ بالائیں پر بخوبی تجھم کسی استعمال کئی تخفی سپا کو کہ لفظ بالا و بینجا
پڑیں یعنی پیاہدہ ناپھا صدہ پیڈیل نون را پہ بمعنی تجھم اوت (اردو) ہوا پر سوار
سختانی پیڈیل جی کرو یعنی وسیعائی معنی صاف کرو کہ ہوتا ہے یہی صاحب اصفیہ نے (ہوا پر سوار
را از ماخذ این پیچ لفظ فریت بلکہ (بالائیں) ہونا) کا ذکر فرمایا ہے۔ جلدی باز شباب
بیانی فارسی و ہر و سختانی معنی زیادہ کرو کار مونا۔ جانشینیں جلدی کرنا۔

وصاف نہودن یا آیدیں پر تقصیر و زفا نکریا اور (الف) بالائی یا رودھم کو زدن اصل
(بالا سے بہ بیانی فارسی) باشد نہ بیانی عربی (ب) بالائی یا رودھم کو زدن اصل

و نہیت میختی چارم و پیچ عرض ہی شد و کہ (ب) بالائی وارثہ و بہار و اندلاف و گڑاف
آنہم بیانی فارسی باشد و در بیان میختی بیجا زدن صاحب پیچ زدن کر (ب) بالغاف و از
فاعلی تجھم عرض نہ کر کہ بجا لستہ ترکیب بدرست
و یہ کہ (پار دھم) ایسا کسی لفظ کو قوف و وہ
ی آیدہ عہر آن فحائل (اردو) (۱) کچھ و ہمہ مفہوم زاری پہنچا پڑو کا و کہ از عک
لفظ بالا کے پیچ مخفی (۲) (۳) (۴) و کچھ نہیں و بالا استعفای خوبی زین ایسا
جم (خوبی پر دی (الف) صفت) بمحشرہ گوز

(بالا سے بہ بیانی فارسی)

پہ بالا سے پار دم نہم از عقل کو چوایں خزان الفتن و (۲) اندک تعریض کر دن (اساک بزر و سیم انتشار ندارم) مولف عرض کرنے قزوینی (۵) مہ نو کے چکردار دکہ گوید کہ کنایہ باشد و (الف) کہ فائم کردہ ایم مفت کہ پہ بالا چشمیت ابر و بند (امیریگ سند است و (ب) معنی مراد فلسفہ باشد و غلطیتی (۶) شکایت چون کنم از جو رحیم لیکن از سند پیش کردہ محققین بالا ثابت نہیت فتنہ انگیزت پوچک کہ گوییم ترا بالا چشمیت ابر و فارسیان در حجا و رہ خود گوزن زدن را بہتر می بخی پوچھو خان آرز در حیران ذکر (ب) از گوزن زدن و انسد و بس (اردو شیخی) کردہ گوید کہ کنایہ از اندک تعریض نہ کر دن بچھار نار بقول آصفیہ ڈنیگ مارنا۔ بزرگی (طفرا) گل حیان گوید کہ در بالا حشمتیت بخا اٹھا کر دن۔ دون کی ہامکنا۔ بڑائی مارنا۔ ابر و سنت پاچشمی نگس را چوہر گز در تہ ابر و لاف و گزاف کرنا۔ **سرگفتہ** صادر صراحت کند کہ بہائی خطاب و نون نہی باشد (الف) بالائی حشمت ابر و فتن اصطلاحاً مولف عرض کند کہ (الف) معنی حرف راست (ب) بالائی حشمت ابر و فتن (الف) وارستہ دل حرف راست گفت۔ الفتن کنایہ الیت و صراحت زائد رانہ پسیدیم پیش رو جائی کہ حرف راست و درست بر رک چنانکہ وارستہ کردہ و معنی دوہم بہار لغوم حصن بخا طب سوان گفت معنی با امکہ ابر و بالائی آنچہ خان آرز و (ب) راقم کردہ و از پیش است نہی تو ان گفت صاحب چر نقل این کلام ملا طفر اسند ش آور و دہ پاپندی تھیں گردہ و بقول بہار (۲) کنایہ از حرف سہل الخراجی پرسیم از وکہ نون نہی را درین مصدا

اُرکی پیدا کرد و تاسی خطاب را درین مصدر (ا) پچھی بات کہنا (۲) چکونہ قائم دار و کلمہ در راجحان می گذرا سهل بات کہنا (۳) خفیف ساتھ غیر کہنا و نون نفی را از کجا می آرد و شک نیست کہ (ب) خفیف ساتھ عرض نہ کرنا و واضح ہو کم این مصدر را صطلاحی را از کلام طفر اپید کر و تعرض پر صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے۔ و معنی بیان کو دہش آورون حق اوست۔ پائل ہونا مراجحت۔

پاچھہ ادعا میں لفظی و معنی باطل و از کلام پا لایک القول صمیمہ برہان پیشہ کو حکم طلا طفر این مصدر را صطلاحی اصطلاحی پیشہ شد و صاحب اندھم بحوالہ فرنگ فرنگ ذکر سکوت صاحب بحر خبر می دهد ازین کہ بش این کردہ مؤلف عرض کند کہ اگر اندھم رامی پوشید و متنی داند که در غلط اندازی می پیش شود تو انہم عرض کرد کہ فارسیان کاف جویان می کوشید آفرین پر بہار کہ پاس و آخر تصحیح بر لفظ بالا سے زیادہ کردہ اندھ و بکری پیشہ مصدر ش را لفظاً قائم داشت و و معنی تھانی پجم مم زائد است و لفظ بالا درینجا مترض خفیفی کرد کہ راست گفتہ را سهل گفتہ سکھا شت و مصدر منفی را گذاشت و خفیف و کنایہ از پیشہ کو حکم معاصرین بھر لیکن باعتبار معنی بیان کردہ خان آزو رہان ندارند (ا) و (ب) چھوٹا سا پیلا نہ کرت شفی را ثابت قرار دادہ پر مصدر اللف بالائی القول سوری (۱) معروف و (۲) سچھا شت این است طبع آثر مالی تحقیقین بامام پچھیت پا شد کہ افی التحفہ بہار کو ہم و نشان و تحقیق و تصحیف فارسی زبان۔ کہ چون نہ بالائی و خرچ بالائی صاحب

فرنگ فرانی نسبت معنی اول صراحت کند سواری یعنی علاوه اسپ سواری باشد یا جیا که بمعنی بلندی و رفت است و از معنی دوچم بجز بان مدارند (اردو) (۱) بالائی ساکت مؤلف عرض کند که متعلق به معنی **لیتوں آصفیہ فارسی** - بلندی - اپنائی علاوه پنجم فقط بالاست و در آخر این یادی مکتوب اوری دو وہ کی طلاقی (۲) و یک یو بالکے پنجم و بجا تر معنی زیادتی جم که داخل معنی اول و **بالائی القول** است بحوالہ فرنگ فرنگ معنی متعلق معنی ششم فقط بالاست چنانکہ بالا نشوب به بالاست مؤلف عرض کند که قیمت (ابعدی زیادتی قیمت) (ظهوری) جزوی نیست که یاد نون نسبت در آخر این کالا بچہ بالائی قیمت بچپنی پوچھراست زیاده کردہ اند (اردو) بالائی بمعنی نشوب سبک پار خودی اگر لذت ہو نسبت معنی **بالا برآ راست** پندرہ مصادر اصطلاحی ہیں دوچم عرض جی شود کہ صاحب سروی سند آمادہ پرواہ دن پاشد (قاسم گونماوی) که از فردوسی برای این معنی پیش کردہ بان ہمارے طفی صید فرخندہ قال ہو تقریباً ترکش است کہ بول فقط (بالا) پشتمانی واحد برآ راست **بالا** (اردو) آمادہ پرواہ دو آخر گذشت پس خیال ما این است که **بالا برآوردن** مصادر اصطلاحی - صاحب (بالا) رکا تب سروی (بالائی) آصفی و گراین کردہ از معنی ساکت واڑا ک نوشت و اگر سند دیگر برای این معنی پہشت قی سندی پیش کرد کہ ببال و پر پرآوردن آید تو ایچم عرض کرد کہ اصل این (اسپ) جی آید (اردو) و یک یو بال و پر پرآوردن (بالائی) است یعنی اسپی کہ بالا کے اسپ **بالا برآئی چھٹن نہرہ** (مصدر اصطلاحی)

کنیا یہ از بلند شدن نیزہ باشد کحال اصلیہ **بال بر بال پر مذ** اصطلاح۔ از قبیل
 (امہ بھو) ہمچون کشف بینہ سر اندک شد اجل کہ قدم لقدم کسی باشد و هر دا ز سرا پا پر
 آنجا کہ نیزہ تو بر آسمیت بال را ہم بھیال پرند چانگہ ٹھپوری گوید (اردو)
 بال فقط بال درینجا معنی مفہوم است۔ کہ قدر ہمانہ سو نکاح ہمی بر دیکھا ز تاشامی جالت
 و قامت باشد و (مرآہ سیختن) معنی بر کشید ویدہ و فر خند گیہست ہو (اردو)
 باشد مطلع اپس معنی لفظ این بر کشید نیزہ بال ببال کھہ سکتے ہیں جیسا کہ قدم لقدم
 قد و قامت خود را و کنیا یہ از بلند شدن کہتے ہیں۔ بیجہ اناثوں کے لئے ہے اور
 (اردو) نیزہ کا بلند ہونا۔ وہ پرند کے لئے -

بال بر افشا ندن (مصدر اصطلاحی) صفا بال بر و وختن مصدر اصطلاحی ہنا
 آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و ان ٹھپور آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از سکت
 سکت اور دہ مؤلف عرض کند کہ ازین ٹھہڈ طوسی سند آرد کہ بر (بال و پر پر وختن
 (بال طیاری بر اشاندن) پیدا است کہ جی آید و مجرد بال بر و وختن صحاد و پر وختن
 بمعنی آمادہ پر و از شدن باشد کہ بجای سباشد (اردو) ذکر یو بال و پر پر وختن
 خود ش جی آید ولیکن معاصرین عجم (بال ببال پر کشیدن) استعمال۔ صاحب آصفی
 افشا ندن) راجہم بر زبان دارند معنی بر (بال ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
 افشا ندن) کہ گذشت (اردو) دیکھو گوید کہ ممعنی چھٹی است معنی بر پر بال طیار
 بر کشیدن و دو کر دن کہ طاقت پر و از
 بال افشا ندن۔

زائل شود۔ و از پر واژه ای داند و این متعلق عی آید فارسیان استعمال (بایل بستن) است بعضی دو هم لفظ با آ (سعدی شیرازی) هم برای طیور کرد و اند که به عین قویت پروانه (کند جلوه طاویں صاحب جمال بچه عی زائل کردن است از بستن بایل و پر خواهی از باز بر کنده بایل پر (اردو) پر بخشنام (طہوری ۱۵۰) چه بیش است که این بایل بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر بستگان دارند پر بخشش و اهم تخریش کردند این کرد و از معنی ساکت و از شانی مشهدی دانه تو (اردو) پر بامد نہایا بقول آصفی سند آورده که ببر (بایل و پر واژه بستن) پر عین دو رسم داشت که چانور نه از این سکے۔

پالیوس بقول انسند و رشدیدی و ناصری و اعری اسکون لام و عتم با بحواله نشخه نیز اول ولایت قند ہار را گویند صاحبان بر ہان و جامع گویند که بھیں معنی بجا ی بایی حلی هم آمد و صاحب بر ہان بر قند ہار فرماید که پفتح اول بر وزن شرسار نام شهریت معروف بعضی گویند که از ترکتافت و بقول بعض از هندوستان ہمار بر قند ہار گوید که نام معبدی در گنج بہشت که نام شهری است در حدود و مشرق چنانکہ نظری گنجی فرماید در سکندر نامہ (۱۵۰) ذکر بارہ بر هزار قند وستان پر کند کرد و چون با دیروپت نام از آسیا بشرق علم رفراخت پر کی ماه بر دشت پر کوه تاخت پر ازان راه چون و وزیر تاخته پر کز و پشت پامی پیش یافته پر در آمد و آن شهر مینوسرشت پر که ترک کافش خوانند گنج بہشت پر ہوا نی در وید چون نوہمار پر پیشترش گئی نام او قند ہائچو و فرماید که اغلب که مغرب است و در اصل گند ہار بر وزن خمدار بکاف فارسی و دال مخلوط

کے تلفظ آن پر غیر ہندی دشوار مؤلف عرض کو ترک فرمایے ہے۔

لند کے از جغرافیہ حال قندھار شہر نیت در بال بھرم زون المصدرا صطلاحی۔ بال جنوب افغانستان۔ داخل افغانستان و خارج پر رہا بھم حرکت دادن مانگرو غبار از ہند مقصود محققین ما بعد الذ کہ خریں نیشن پر نیز و پر ہا صاف و پاک شود (صاحب کے عرض موحدہ دو متحانی گیر بھم چنانکہ صاحب ع) می زخم بال بھم مانگداش درین بھرمان بال یوس را بیانی جعلی چهارہم یہ چن (اردو) پر جئشکی۔

معنی آور وہ دشک نیت کہ چین اصل است (الف) بال پرواز (اصطلاح)

صاحب کنگر کو یہ کہ بال یوس پر موحدہ اول و (ب) بال پرواز پرواز (الف) تھانی چہارہم تبرکی زبان و کیل دلت و بال کہ فریعہ پرواز ہا شد مرکب اضافی۔

تفصیل را گویند (انجھی) پیغمبھر نیت کہ در متعلقی بھی دو ملغط بال (صاحب ع) زمانہ پاستان و کیل دلت را در چین شہر بال پرواز سڑاران چشم است مہماز قاعات مقام پا شد و بھیں نام شہر گرفت و چوا پر کا ہی کہ صراحت کہ (ب) حاصل کر دن

ناواقف از مأخذ تھانی را موحدہ دانست و پیدا کر دن پروزال است بر ای پرواز است عالش بوجده کر دنداندرین صورت (لہوری ع) دل برا آور وہ بال پروازی مفترس پا شد (اردو) گندھار لقول صیفی پر کرو کھجشکہ صید شہیازی پر (اردو) ہندی۔ اسم مذکر شہر قندھار مؤلف (الف) پروزال۔ بال پر پروپر زے تعریض کرتا ہے کہ صاحب اصلیہ نے قندھار مگر (ب) بال پر لگانی پر و پر زے کیا ہے

اُثر نے کے قابل ہونا صاحبِ آصفیہ نے کہ اعتمادِ مؤلف بر قول قوسی است کہ
 (بال و پر نکلنا پر یہی بخے کر کھے ہیں) (میرزا
 صاحب زبان است (النچ) (میرزا
 (الف) بال تدر و اصطلاح (الصلح) قول ہے جلال اشیرس) پر میں نہ چو بال شکاری
 رب) بال تدر و اصطلاح (النایہ از ابریضید کہ قدحِ زمیح بکمال تدر و دیدہ و آئینہ
 تگاہ از سیاہی پیدید آید و پار ان آرد حصہ ہوا کہ مولف عرض کند کہ تحقیق کامل
 بھر گوید کہ پارچہ ابر را گویند صاحبِ عیاش (تدر و) سچائے خودش میں آید اکثر محققین
 بر (تدر و) بذال معجمہ و وص گوید کہ معنی خارسی زبان این را بذال معجمہ نوشتہ
 خروں صحرائی است و بذال ہمہ نوشتہ و بعض شان بذال ہمہ تھم و کثرت بذال
 و خواندن و معنی کب گفتہ خطاست و ہم معجمہ و مہین قابل وثوق است پس این
 او بہ (ب) فرماید کہ لکھہ ابرا است و خان اصطلاح را ہم بذال معجمہ عرض وال حکایت
 آرزو در سراج (تدر و) را بذال معجمہ کر فوجا دار دکہ در سند میرزا جلال حمہ
 اور وہ گوید کہ مرغ معروف خوش رفتار بذال معجمہ باشد نہ وال ہمہ کہ تحقیق سند
 کہ اکثر در پاس سر و گرد و ازین جہتہ عاشق بضرورت خود نقطہ را حذف کر دہ باشد
 سر و گویند کذا فی الرشیدی و کجو القوسی فرتا چنانکہ عادت اوست و جا دار دکہ کاتب
 کہ تدر و تر نگ۔ مرغی است از جنس ماکیان مطیع وست تصریف در انگر وہ حیف است
 و خروں کہ در پیشہ اسٹریکیا دو ماڑ تدران کہ سر و محققین اقول انکر صراحت حروف
 بیمار باشد و بعایت خوش رنگ بود و فرقہ انکر و نہ بائی حال مرگب امنافی است و تھا

باشد کہ کنیہ کے بیال تدر و مفعنی حقیقی ہم زجو دار د (اردو) ابر کا جگڑا۔ نذر۔

باقی [باقی] بقول سنجا جو ال سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار دریاۓ بالشک را گویند کہ مؤلف عرض کند کہ بالشک کہہ تاے ہندیت (لغت اگلیسی) دریائی است کہ ماہین شمال و مشرق جو منی واقع است معاصرین عجم تامی ہندی را پہ خو قانی بدل کر دند و کان را بـ قاف و پر اے اظہار کسرہ ما بقا عده تر کی تھتی آور دند و گیر پیچ (اردو) بالشک ٹرپان انگریزی میں ایک ہندو کا نام ہے جو جو منی کے شمال و مشرق کے بائیں واقع ہے تھا۔

بائیں [بائیں] مصدر راص مطلحی جیسا رحمتی است کہ موجش زعبرا است ہاروی حق
آصنی ذکر این کروہ از معنی ساکت مؤلف فیان تودہ زیر بائیں خط پر (اردو) خط کا عرض کند کہ حرکت داؤن بائیں و پر باشد و رسکا مون خط کا ابھار۔ نذر خط کی ہندی میٹھ یا ھتن (اشیر او مانی سے) فلکش گفت مریض بائیں خواستن استعمال۔ صاحب آصنی کہ کہ آجی کہ تھوئی پر مرغ امدادیہ نیارہ و کہ بخوبی این کروہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند

بائیں پر (اردو) پرمار نما بقول آصنیہ کہ از سند پیش کروہ اش بائیں و پر خواستن ملکی پر و از کرن اکرنا۔ دخل پاندر سائی حاصل کرنا طلب بائیں و پر کر دن پیدا است، نہ بائیں خواستن بائیں خط استعمال۔ مرگب اضافی است مخفی سیاد کہ (بائیں و پر خواستن) کنیہ از اراق

بعنی بخوبی خط کہ بائیں چیلیت اسم مصدر گریز کر دن باشد کہ بچای خودش می گید۔
بالیدن بمعنی نہاست چنانکہ ذکر شہری (اردو) بائیں و پر جو اپنا گزیرہ آمادہ ہونا۔
ششم بائیں کروہ ایم (صاحب ب) دریاں بائیں و داؤن مصدر راص مطلحی۔ صاحب

اصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف عن آصفی بال و پرواشتن پیدا است که بجا بی خود
کند که کنایہ پاشد از بلند کر دن و پالا کر دن (رسان شہدی ۵) کرد سرت
متعلق بمعنی هم فقط بال (صحابہ ۲) سنگ اشتی و کردی طواف بکعبہ اگر بال و پری دی
و آهن را بهترت می توانم بال وادی صید پر مخفی مهاو که (الف) متعلق بمعنی دوم فقط بال
گر خواهیم شد این ترازو رمی کنم پاشاعو گوید که است که بجا شی گذشت (اردو) (الف)
اگر خواهیم کرد بیش از ترازو و صید کنم یعنی اگر پردار یقین آصفیہ - فارسی - پر والا
خواهیم کرد و فضل و فریب وزن جنس را که آخر نے والا - (ب) پر و بال رکھنا -

ساز هم ترتیت من می تواند که سنگ و آهن بال و پر کشیدن مصدق اصطلاحی صفا
یعنی سنگ ترازو و را بلند می نجند تا در وزن پهار عجم گوید که جانب سراج الحقیقین می فرمائید
جنس کسی رو و پر (اردو) بلند کرنا - که صحیح (بال پر کشیدن) است زیرا که فقط سر

(الف) پالدار اصطلاح - صاحب لعنه در صورت مذکور است پس فقط در خلط کا

رب بال و اشتن بحوار سفر نامہ ناصر الدین باشد وزن که بردارش (پهار) گوید که فقط در
شاد قاچار ذکر (الف) کردہ گوید که بمعنی بمعنی تر نیز آمدہ چنانچه (از عہدہ و رآمدن)

پرواز است و صاحب آصفی ذکر (ب) بمعنی (از عہدہ پر آمدن) گذشت پس خلط

کردہ از معنی ساکت مولف گوید که بیان از کاتب را خلی خود مولف آصف الملغات

(الف) که اسم فاعل تکیہ است (ب) مصدق عرض می کند که اگر خلط کاتب را خلی نباشد
است بمعنی بال و پر بیرون ولیکن از سند خلط سراج الحقیقین است که دخل و معموقات

و محاورہ اہل زبان می دہو (با فر کاشی س) بحکت دل ہمچو جماح طیور (نہو ری س) دلیری کہ چون تینگ کیں بر کشید ہا ز بیش مکب ببال دل نہو ری برسہ عشق پروازی کے بال در سر کشید ہا خیال ماں است کہ سراج کہ کنجکھ حضیض خود شمار و اونج عنقاً الحقیقین وزر لہ بردار خوان آرزو دلش ہو (اردو) بال دل بسکب فارسی در پر و در می خیگند و کسی ازین ہر دو اصل کہ سکتے ہیں۔ اسمم مذکر دل کی تشبیہ بازوی پر نکے ساختہ۔

چہ ما یہ احتیاط است و چہ رنگ تحقیق تحقیق بال و میدان استعمال صاحب اصافی ما (بال در سر شیدن) خود و مفتر تو شیدن بال رو سیدن فکر ہر دو صفا و کر ده است و این کیا یہ باشد و کلمہ بال دریخی از اصافی ساکت مولف ہوں کہ کہ بعینی بر متعلق ہے چنی دو هم اوست کہ مفتر و قسم شیدن آمدان بال و پر است (نہو ری س) فروغ کمی آہین و دیگری از پیغم با فتہ کہ تینگ در و آنچنان از مشاغل و مدعا کہ از زانع بال حمل کارگر بینی شود این است حقیقت (بال در و مدعا) (کمال اصوفی س) بال مرغ طرب سر شیدن کہ موشگافی ہائی ہر دو محققین نہ از پادہ رکھیں رویدہ دا امداں این کہ از دسوی مژا از اصافی اصطلاحی بہرہ مکر فتہ (اردو) دلش را ہم بر است (اردو) پر سخننا۔

بال کو کھٹکنے ا مصدر اصطلاحی صاحب

بال دل است ہاں ہر کب اضافی است اصافی ذکر این کہ دوہ از اصافی ساکت میں تکھیہ بمعنی دل کہ دل را ببال تشبیہ داوہ ملک غرض کہ کہ معنی بے بال و پر و میں دل کہ

باب پر بعضی لازم و متعددی ہر دو (عشرہ اصفہان) پر جھوٹکنا۔ (ب) (۱) اثر نے والا (۲) وکیل
سے) شد کہ کہ در دامت چراخوار است **بایل زین الصطلاح**۔ بقول اندھجوالہ
مرغ دل دا چو دیضم رنجیتہ بایل طاکہ پر فرنگ فرنگ بکر زارے مجھہ و سکون تھی تھی
سرکویت ہے (نہجوری سے) یکجا فی کہ بایل اپنے دنوں کی معنی پازوی زین مؤلف عرض کند
برنے دہ کہ پرواز عتمت و عالمی رسائی کو الٹ کہ حرب اضافی است و لفکت اضافت
ستعل و مستعی باشد با معنی اول لفظ بایل
(الف) **بایل زدن** مدد و مصالحتی۔ طالب سند استعمال پاشیم (اردو) زین کے
بازو کا حصہ۔ بازو سے زین۔ مذکور۔

(ب) بایل نہ لئے (الله) بقول بجز ایک (ب) (۱) ایک دوسرے بایل ایک دوسرے
معنی پر بدلنا دہ پرواز آمدن دیکھیق ما (۲) بایل ایک دوسرے
بایل ایشاندن پر نسبیل و نہ بوح (شفائی) و ناصری و سراج بالام مفتوح بین زدن دوسرے
اصفہانی سے) درگار زوی ناک او بایل و بکر اکویند (مولوی معنوی سے) کیست
می زندہ صیدر حرم کہ زدنگرد و شکار کہ از دھرہ روح القدس پر حاملہ جوں ہے
کس ہے و (ب) بقول اندھجوالہ فرنگ پاست غیرہ مؤلف عرض کند کہ این ہر کس
فرنگ بفتح زارے مجھہ و سکون نوں (۱) پر
معنی پر بآن و پر نہ دیکھیق ما (۳) مرا
بایل ایشان (اردو) (الف) (۱) پر مارنے
بقول اصفیہ پرواز کرنا۔ اثر نما (۲) پر جھوٹکا (کذا فی اس طبع) پس فارسیان اڑین ہر دو

لغت سند کریتہ لغتی مركب ساختہ و برائے بائل و پرسوختن پیدا است کہ بچائی خودش جائی ہے و دشیزہ و پاکہ استعمال کی وجہ از کثرت استعمال کی متعینی حقیقی است لازم و متعتمدی ہر دو۔ فتح سینا احاطہ بلا حکم لعل شد (اردو) باکرہ (طفرے مشہدی ہے) قبح راز بس حصرہ اور و بقول آصفیہ عربی اسکم نہیں۔ و دشیزہ بول طبادہ را بائل و پرسوختہ بھا (اردو) بائل پر جلبنا۔ بائل و پر جلانا۔

بائل سمندر استعمال۔ مركب اضافی است بائش العقول جامع و سوری (۱۱) معروف

معنی موی سمندر و متعلقہ معنی دوہم لقطع بائل و بقول بہمان و ناصری بروزہ ماں ش آپھے (صلائب ۵) آسودہ نیست پر وہ شرہ زیر سر نہیں۔ وارستہ نسبت این گوید کہ مرافت از سکاہ گرم ہائش حرفي بائل سمندر نہیں۔ باشت است صاحب روشنی فرماید کہ بائیں چون مخفی مباود کہ سمندر لقول بہمان نامہ جا لورہ و باش و باش و باشک معروف ایسیجاست کہ در آتش تسلکوں می شور و از پوت اوکلا کہ چار بائش طوک و اکا بر معنی سند و صدر و روہاں سائزہ و از موی اوجا مہ ماقبلیں است صاحبہ ناصری فرماید کہ باشک بائش و اریان و رینجا بائیں را المعنی سو استعمال کر دئے کاف بہمان معنی و بقول موندر جو کہ سکاہ علمی و این لغت سند کریتہ است کذافی الساطع (اردو) پریس کر لند و نیز آٹھ بہمان کی پسند حون بائل سمندر سمندر کے بائیں۔ مذکر۔

بائل سوختن استعمال۔ صاحب اصغری دلتا ور سراج گوید کہ تھوڑی آنست کہ باکھن و ناکھن کروہ از معنی ساکت و از سند پیش کر دئے اش و باشک بھے ماخوڑا است از باش

بعنی افزوون و چون تجیه زیر سر موج چیز را وائل زبان بود است راحت کرد و تحقیق می‌باشد که پیش از
قرش خواب است لطف سرین نامه موسم اوائل ولایت این زمان هم پر و بال مرغان
شد و گاهی پشت بدان کرد و شنیده چنانکه را رسپا بش می‌کند و سیکر وند و چن است
چهار پاش ملوک و اکا برو چهار پاش ازان تعطق پاش پاپاک (وناز پاش) که می‌آید
گویند که سابق تجیه کلاغی که حالا پس پشت تجیه نازکی که بالای پاش نهند فدائی صرا
حتی دارند هر سو هم بود بلکه رسخ آن بود که و این هم فرموده و باشک که می‌آید به کاف مفعیت
تجیه پشت و در پیش و پیش و پیش باش کوچکی که زیر خساره نهند و فی زمان
پس حقیقت چهار پاش همان چارتیجید (ائمه) بر پاش است راحت اگر امر سوهم و پشاده ها
مؤلف عرض کند که حق افیت که بال معنی هم آمده و معاصین عجم هم در چهوس پاش
پر طیور و جناح طیور که گذشت اسحیم صد بیان و بالین نیز پادت یا و نون نسبت بر لفظ بال
و پاش حاصل بالصد شش که بر معنی ووصم بعضی منوب بجهه باز و و جناح تجیه نرمی که پیش
می‌آید و درینجا هر کجا از بال و شین نسبت بجهه است راحت و و طرف نهند و لفظ بال درینجا
منوب به بال چنانکه پوکش منوب به چوپان
صاحب قانون و تگییری و کرشین نسبت
عادم معنی برای پاش زیر سر هم مستعمل شد و
باشست خردی خلیج پاش نیز پادت فوقانی و آخر
و مراد ف پاش چنانکه فرامش و فراش
پاش پاشین نسبت کنایه باشد از تجیه که بال
که پیش نهند صاحب فرنگی که از عاصیم
پاوش و پاوشی تحقیقین بالا کار از خدا

معنی و مأخذگر فتنه اند و اسپ و خراشیک تازیا ییار و باش زیرین را نام است و حمین باش را نموده خان آرز و که بالین و باش و پشت زیرین بر معنی سخجم می آید چنانکه حکیم نایگ فتنه و پاشکه هر چهار را مخواز باید آور (۲۵) مگه پیشست خواجه هر باش بباش حق آنست که پی تحقیقت شیرده بالیدن ناخواز نماید ز ناخواز در باش پیشست تحقیق می تحقیقین از بال اسرع و این هر چهار اصطلاح هم از بنا نام و شان و تحقیقت هنگر کاوی مادر و همان لفظ بال مرکب پس قول خان آرز و تجیه قول آصفیه خوارسی اسم مذکور باش پیشدار تحقیق است و هم او تحقیقت چار باش سرانے رکھنے کی چیز.

را که بالایان کرد و سکندری خورد و یعنی تیغه (۲۶) باش بقول سروی من و افرادش که دو تکیه پشت و دو تکیه بین و ییار را ول قول جامع و بیان بالیدن و مکورون چار باش نام کردند و اینقدر وفع و فعل صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که معنی کند که پیشینان در پیش تجیه کلان نی دا بالیدن صاحب مؤید بحواله دستور فرماید که چنانکه زمانیان بملکه لعوبن آن دو تکیه پشت بمعنی افزون و بقول خان آرز و در سراج عی کردند (الخ) می پرسیم از و که این واقعه حاصل بال مصدر بالیدن سند این از خیچه تاریخی را ز کجا پیدا کرد و چیزین نیست که بر این تکمیل سنائی بر معنی اول مذکور شد مؤلف عرض کند تعدد او چار باش مصنون خلاف واقعه را که با خان آرز و اتفاق داریم و طرز تعریف مصنیف می کند معاصرین عجم با اتفاق و اثر جامع و بیان و ناصری را نمی پندیم و صحابه که (چار باش) باش پشت و دو باش بین سفرنگ هم در (نامه شست و خشور چشید) ببر

فقرہ صد و پنجاہ و چار و دو (پندرہ سو سو کھنٹا) میں اگر اسے بند کر دیتا ہے مولف عرض
و رسیتمی فقرہ ذکر نہ کر دے (ایمیشنز) کرتا ہے کہ وکن میں اسی کو پڑک کہیں
و گرفت از خور شہزاد چوہر است ہو درک اس آہنی یا پر بھی کندھی کا نام ہے جو صندوق
باش ز پالا یا نہ زیر است ہو اردو کیا الہاری یا دروازے میں اس خرص سے
نہو۔ مذکر افرادیش - موثق بالیہن کا حکم لکھتے ہیں کہ اسیں قفل لگا دین۔

(سو) باش یق قول بربان و سراج پندرہ (۲۷) باش - یق قول بربان نہ ری باشید تقدی
را نہ گوئند کہ بر صندوق ہماز نہ خصوصیات سعین صاحب تا صحری گوید کہ این اصطلاح
قفل بران گزار نہ صاحب جامع ہم فکر مغل است خان آرزو در سراج گوید کہ
این کردہ مولف عرض کند کہ اگر نہ زری متعبد ارشت مشتمل و دو دانگ کہ
استعمال پیش شود تو انہیم عرض کرد کہ مجاز در قدم نہ رو باوشاپان اتر ک رائج بود۔

معنی دوہم باشد یعنی حضیری است بر سر پوچھ مولف عرض کند کہ (باش ز) اصطلاح
صندوق از آہن و مس وغیرہ ذکر دوست است بہمین معنی و (باش فقرہ) ہم کہی
کہند کہ از سطح چوب بلند باشد و بوسیلہ و از مجرد باش این سکھ طلا و منظرہ ران تو یہ
صندوق را مفضل ساز نہ آنرا در کون گرفت ما انکہ نہ استعمال بدرست نیا میدو
پیک نام است و گاہی از زنجیر ہم سہیں کارہ بوجو و سند تو انہیم عرض کرد کہ این سکھ ہم
کہند (اردو) چھپکا یق قول آصفیہ ہم با لیدگی دار و مستعلق باشید معنی در و مص
ذکر صندوق وغیرہ کا چوڑا پترا جو کہ کھلکھل کھیف است کہ محققین ترکی زبان ازین سات

(اردو) ایک سکھ طلا و نقرہ کا نام فارسی میں حقیقی و متعلق بمعنی اول بالش باشد۔ بالش ہے دیکھو بالش نہ راوی بالش نقرہ۔ مذکور (نہجوری) میں نہد خوش بالش نرمی (۵۵) بالش بقول بہار بمعنی مند و این مجاز بزیر سرہ بہاء زخم و خاشک کویش استبری است مؤلف عرض کند کہ زیر انداز مند می باشد یعنی (ولہ) بزیر سرو مع راخواہ باشد کہ آن را بضرورت نرمی پاپر پایی طبیعتی می نہد بالش ملہ نہجوری گرچہ میں افقاء یا پنیہ پر کند وجہ و مند است و مجاز است جام و سب لوگو یہ (اردو) تکمیلہ بزیر کو ہے ہم و ما اشارہ این پر معنی اول کردہ ایم و ان بالش پیما اصطلاح ۔ پہ فتح پاے فارسی۔

کلام حکیم سافی برای ہمیں سخنی مندی ہم ہر بقول ائند و پہاڑ تکیہ کہ پر پا دران الگندہ مذکور (اردو) بالش بقول آصفیہ نہیں باشد مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی اسم مذکور۔ آرام کی جگہ مؤلف عرض است بمعنی حقیقی و مکر چیخ (اردو) پر و کرتا ہے کہ فارسیون نے زیر انداز مند اور لکھا تکیہ۔ مذکور یعنی وہ تکیہ ہمیں پہ بھرے ہوئے مند کو بھی بالش کہا ہے۔ وہ روئی یا پو بالش بقول سروی و جہانگیری و والد کا گذا جو نرمی کے لئے مند کے نیچے کھٹکتے وجامع مراد بالش بقول پر ہان بالش میں۔ (مذکور) صاحب آصفیہ نے کہا پر کہ در زیر سر نہند (عماد الدین فقیہہ برای) فرمایا ہے۔ اسم مذکور۔ گدیلہ تو شکر۔ و حسیم حسینان چڑیا وچہرہ زشت پہ نہیں روئی دار بستر۔

بالش بزیر سر نہادون استعمال بمعنی بیدلان چپہ احلس چپہ پاس پا زیر سر عاشقان

چہ باش و چہ خشت ہو یحیی کاشی سے) باس مرغ دل بنتا رخودش از باز و می خود مر جی
پید و تسان دولت مگر و وجہت اگر ہو از پروتا باش پری و را پر کند فتاویٰ اردو) و یحیو
بائی ہما ساز نہ پر باش را مولف **باش پیل** اصطلاح ح. یقول بھروسہ (۱) آنچہ

عرض کند کہ ما حقیقت این بر باش بیان در اوائل حال بایی گم ختن پیل تو گرفتار
کردہ ایهم کہ این ضریب علیہ آنست ہمارا این از پنیہ بقدر تکمیلہ کلان راست کند و باولی
را بعضی مندرجہ آور دہ شناق سند استعمال دہ صاحب انسد بھوالہ غیاث و صاحب
پاشیم اگرچہ چھین معنی پیغمبیر یحیی باش گذشت غیاث بھوالہ شرح قران استدین ذکر این
و حقیقتیں ہمدرد رائجی مذکور (اردو) و یحیو کردہ مولف عرض کند کہ باش کلانی کہ
باش کے پہلے اور پانچویں معنے۔

باش سے استعمال۔ یہ فتح باءے فارسی۔

یقول ہمارا پسند ملا طغراء رادف (باش) و معاصرین عجم این را پرسیل مجاز لمعنی (۲)
کہ گذشت مولف عرض کند کہ مرکب اضافی مطلق باش کلان ترجمہ استعمال کند مخفی
است (ملا طغراء) صدر غ دل بنتا ر سباد کہ (بایولی وادن) یقول بھروسہ (۳) از باش خود کشد پر ہو جائیکہ آن پری و باش جانو ز
پرندار دہ بخیال ما در صرع دو م این لفظ دیگر بخیال مامعنی اول و دوم فرقی ندارد
پر بالفہم است مقصود شاعر این باشد کہ جائی (اردو) (۴) وہ پڑا تکمیلہ یا گندی یا گند ا
کہ پری و باش خود را پر و اگر نہ ندارد اور گندیلہ جیکے دریعہ سے نئے پاہی کو

سدر ہائے ہیں اور اسکل شیہہ پڑا لکر سواری، اول قافی۔ صاحبِ موتید براشناک کے
کرتے ہیں۔ مذکر (۲) مطلقاً بہت بڑا کیمپ ہے تو نجیم می آیدی پر کوئی صحنی دوام کو یاد کر کر
باشناک اصطلاح۔ لقول موتید و ہفت و در رسائل علمی جنون نوشته ولیکن میں یعنی

باشت خور و صاحبِ اندگوید کہ یہ دون تھا صاحبی کند کہ صغر باشناک گیر کم فوغا
فوغانی باشناک ہم ہمین معنی است مولف چشم مولف عرض کند کہ ہر دو درست
عرض کند کہ کہہ چہ لقول برہان باخناے اسد میں باشناک ہے فوغانی و باشناک
تمانی افادہ تصریح کرد چون در آخر کلمہ آرمہ پہ نون زیر کہ چنانکہ باشناک مزید علیہ کاش
بیچوں باعچیہ و طاقچیہ پس نکیہ کو چک بائش است ہمچین باشناک پہ نون آخر کم فرید کاش
ولبس هرادف باشناک کہی آید و مرگب ان باش آمدہ پس کاف تصریح کرد و نیا
باشت و چہ (اردو) چھوٹا گیہ۔ مذکر تو ان کردنی باتی حال میں معنی اول چکیہ خور و
باشناک لقول ضمیمه برہان (۱) صغر باشناک کیہ خور و کہ دو طرف

باشت و (۲) چہریت از پارچہ وجاءہ استخوان شکستہ قائم کر دہ می پنڈدہ۔
سیدیہ مانند باشت کو چکی کہ براستخوان چہریت کیہ مانند کے ورثہ میں دو طرف
شکستہ پنڈدہ و فرماید کہ ورثہ میں معنی آخر
باشناک آمدہ کہ بجا می فوغانی نون باشد یا چوڑہ کڑا حکمی نظم میں صدر پر رکھ کر
صاحب اسہ صراحت کند کہ کبیر لام و فتح

فوغانی است و کووا فرنگ فرنگ میں فرنگ فرنگ

لضم لام و سکون شیئن معجمہ دعا کر دن (ضمیمه) با صطلاح تا آڑ ہشت مشتمل و در حق دیگری و بھین مخفی بسین مجملہ جم آمدہ مؤلف عرض کند کہ این صد ریت طلا و فرماید کہ در قدیم نزد پاوشان اقتضیب کے محققین صادر فارسی ذکر این مصلطلح بود صاحب جامع فرماید کہ در نگرده اند و نہ بان عربی و ترکی و سلکریت قدر یہم شیئت مشتمل و دو و انگ طلا بود و غیرہ ذکر جم با خدا این یاد نہیں شود اگر مؤلف عرض کند کہ مرکب اصناف حیف بمعنی پکر دن جی بخود مخواستیں قیاس بخود کہ اس است محققین ترکی زبان ذکر این نگرده اند صدر این باش قرار میدا و پھر باقی حملہ و ظاہر امام سکھ طلا باشد بوزن مذکور کہ طالب سند استعمال باشیم سعاد صین عجم ببر ہیئت کذا بیش باش کوچکی را ماند و کتنا زبان ندارند بدون سند اعتماد را نشاید باشد (اردو) زمانہ قدیم من شاہان (اردو) دعا کرنا کسی دوسرے کے حق نہ ترک کا ایک طلائی سکھ تھا جس کا وزن با شیخ القول سمعت بکسر لام و فتح جمیم فارسی آٹھ مشتمل اور دو انگ اسی کا نام فارسی مراوف باشیجہ کے بغیر قابلی سمجھ گزشت صدیعین میں باش زر تھا۔ مذکور شمس جم ذکر این کروہ مؤلف عرض کند باش زیر سرہنماون استعمال۔ ہمان

کہ مرکب اند باش وجہ چنانکہ تحریفیں ببر است کہ بر (باش زیر سرہنماون) گزشت باشیجہ گزشت (اردو) و کیجو باشیجہ۔ (جمهوری) گزشت احمد بہر طاقت دیپر پیغام باش زر اصطلاح بقول جمہانگیری درہ بہ باش بیماری زیر صحیحت نہیں ہے۔

تھریقی در اعراب آن شده و در اصل معنی (اردو) و میکروپالش نہیں سروہاون۔

باش عالی اصطلاح بقول فرمیده کہ تکیہ زیر سراست مؤلف عرض کند کہ کسی ای از مند عالی۔ صاحبان بحر و مفت و تو پیچہ سیارہ نمیدانند کہ کاف زائد در آخر کلمہ می گذشت ای از مند عالی قانون مؤلف عرض کند کہ مگر چنانکہ ٹکو دز لوگ پرستو و پرستوک پس تو توصیفی است و معنی الفعلی این مند بلند و تصحیح کنایت و متعلق است بمعنی بخیم نقطہ باش بر معنی دو هم اکتفا کند حقیقت امیت که که گذشت (اردو) مند عالی موثت۔ بعضی اول فرمید علیہ باش است چنانکہ کاشت باشکت بقول بہان بکاف (۱) بروزت و معنی دو هم صغر باش کہ اشارہ این بروزت و معنی باشد است کہ در زیر سرگزدارند (۲) تکیہ۔ مذکور (۲) بفتح رابع صغر باش۔ صاحب بجا نگیری باش کج خنہاون ا مصدر اصطلاحی بر معنی اول قانون و بقول رشیدی مراد ف باش کت صاحب جامع نہ کر پاکت و پاک فرماید کہ باتا و کاف و مکبر لام باش هو ف خان آرزو در سراج نسبت معنی اول فرقہ غیر از بحر و کر این مکرو (بالیں کج خنہاون) کہ اگر چہ کپر لام و سکون شیئن و کاف نوشہ اند و رحورتی کہ مند آن بھر مند خامہ و ریال تصنیف پاکش پاشد کہ پہب کثرت اس معنی باش و بالیں علامت گران خواہی است

کہ گران خواب پر تجھیہ بھلو مدل کند و بائیش تیر غربت پا (اردو) باز و توڑ نالہ تو
بچائی خود نہ لاندے برائی معنی دو وحش طلب پر و بال توڑ نما۔ ٹوٹنا۔
سند باشیم کہ معنی تحقیقی ہیچ تعلق از تھوت باش کہ اشنون کھٹکی استعمال معنی قائم
و غرور مدارو (اردو) (۱) گھری نیند کروں باش سحر رہ ان پھریز (ٹھوڑی کام)
سو نا۔ لقول آصفیہ بہایت غافل اور تجھ خوش آنکھ پیش درست بشر ہم جنان افتد خ
سو نا۔ خواب پر خرگوش میں ہونا۔ سکھیہ نیند کہ باشی رہتا نہ مگذار ہم (اردو)
تکیہ قائم کرنا تکیہ رکھنا۔
سو نا۔ (۲) غرور کرنا۔

بائیش مصدر راص لحالی۔ صاحب **باش** لقول سروری کسر لاص (۱) اہمان
اصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف **باش** مرقوم معنی اول (حکیم فخری ص) در
عرض کند کہ معنی باز و شکستن و پر و بال و رو وہ از دینار و از کوہر تو انکر شد کہ گوزن
سوی شکستن باشد بلکہ معنی اول دو وحش مولف کہ صاحب
لقطع بال (اسیع کاشی ص) پیشست بدین شخص کجا ایر ہمی گوید کہ بفتح اول کسر
مرگان بر کباب دل ہو ہادی زدہ کہ ببال سوم (۲) معنی آشنا مولف عرض کند
سند شکستہ است کہ (صحابہ ص) پوان کہ از شد پالا پیدا است کہ سکون شیعن عجمہ
من ببال و پرست زینہار کہ مشکن هرا کہ
می شکنی بمال خویش را کو (ولہ ص) در آهہ باش دیکھنا کہ کہ ارش و گند ارش و وجہ معنی
اختیار مدار نہ پیدا کان مکہ سند استعمال پیش نہ شود اعطا

لر ان شا پید کہ معاصرین عجمیم بر زبان مدارند و پژوهشی ریڈر (نہو رو سی) راحت نہیں
دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این باش نہ صد کم از چهار ہزار میو
تھکر و (اردو) (۱) و کیجو باش کے پہلے عرض کند کہ از سند نہو روی معنی اول ثبوت
معنی د (۲) د کیجو آشنا۔

الف) باش نہم زیر سرگزداشت

(ب) باش نہم زیر سرگزداشت

(ج) باش نہم زیر کسی کذائن

و رب (لقول بحیر) (۱) خوشحال کروانیدن کتاب پڑھان ہر ایت را درست خیزند اند ازو
کسی را بطریق خوشامد و قیال جہاڑ پذیر معنی و اسی بحقیقی کہ (باش نہم زیر) را (زیر) کسی
بالا گوید کہ از اہل زبان پژوهشی پوستہ کہ (۲) قرار دہد مقائل۔ با جملہ معنی حقیقی این
بعنی خوشامد کردن از راه متاخر و رشید است (۳) تکیہ نہم را زیر سرکردن است و معنی
صاحبان بر ہان و جہاگیری و شیدتی ثابت اول و ووسم کنایہ باشد (اردو) (الف)
(ب) پرمی اول قائم و صاحب سروری و (ب) (۱) کسی کو خوشامد سے خوش کرن
و رضمیہ کتاب گوید کہ کنایہ از خوشحال کرد (۴) نہم تکیہ
کسی را بفریب و خوشامد گفت و غرور داون سر ہائے لینا (ج) خوشامد کرنے۔

باش نقرہ اصطلاح - لقول جہاگیری
خان آرز و در پڑھان بنگر (ج) فرماید کہ خوشامد کردن و دنگ باشد صاحب

برہان گوید که پرایی نقره مخصوص صاحبان کردہ ایم (اردو) و مجموعاتشانک -
جامع و بحیرہ مذکورین کردہ اند مولف غیر مال طیاری برافشاران مصدر
کند که مترکب اضافی است از تخلیل پاک اصطلاحی - کنایه از آماده پر واژشدن
در راه سکنه از مفتره که وزن آن مقدار است (جمهوری ع) گهی کشاده زخم
پشت درهم و دو دلخواست که در زمان برہان پر اخوری ملکه ای زیال برافشارانه
پاسکان مرقچ پرورد (اردو) ایکس نقره مال طیاری به نفعی مباود که طیاری و نفعی
سلکه جس کا وزن آنکه درهم او بر دو زنگ معنی پر واژ است و (مال پر واژ برافشارانه)
اور زمانه سلف میں مرقچ تھا اسکل کی چیزی است که طیور قبل از پرواز جبار
حال بعلوم نہ ہو سکی -

پانچ صاحب مذکور کرایی کردہ مو آمادگی پر واژ است (اردو)
عرض کند که این یہاں است که بیانشانک آماده پر واژہ موتا لذت کے لئے پرچھنکن
بفوقانی تحریر گردشت و ذکر مخذلین یعنی محدثان پر تولنا -

پانچ بقول صاحب مذکوری بحوالہ نسخہ و فایل پیشہ لام (۱) شاخ کا دھانی کردہ شده که
پدان شرب خورنے و بکسر لام حماہ شراب (استاد عمارتہ ع) اچنگ سخن دانہ و بائی
شراب ہا آمد بحوالہ چاکر خود خواجه باصواب پر فرازد کرد (۲) و نسخہ سیر اس طرا
است که پیشہ لام دایجی است شہزادی و بحوالہ مذکور گوید کہ پایی فارسی و فتح
لام است صاحب برهان بذکر صحراء معانی فرماید کہ معنی اول مجریان شوارث